کلاس: 9th

مضمون: اردو

سبق 1: حمد (نظم)

مصنف: مظفر وارثی (1933ء تا 2011 ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. مظفر وارثی کا اصل نام کیا تھا؟

(ا) محمد منظفر الدین احمد صدیقی ✅

(ب) محمد مظفر علی

(ج) احمد رضا صدیقی

(د) منظور احمد وارثی

2. مظفر وارثی کی جائے پیدائش کہاں ہے؟

(ا) لاہور

(ب) میرٹھ (یو پی) ✅

(ج) کراچی

(د) دہلی

3. مظفر وارثی نے باقاعدہ شاعری کا آغاز کب کیا؟

StudyNotes360.com

(ا) 1947ء

(ب) 1949ء

(ج) 1950ء ✅

(د) 1960ء

4. مظفر وارثی کو خاص شہرت کس صنف میں حاصل ہوئی؟

(ا) غزل

(ب) مرثیہ

(ج) حمد و نعت ✅

(د) افسانہ

5. "اے خدا اے خدا" کس صنفِ سخن سے تعلق رکھتی ہے؟

(ا) نعت

(ب) سلام

StudyNotes360.com

(ج) حمد ✅

(د) گیت

6. "میرا پیمبر عظیم تر ہے" کیا ہے؟

(ا) حمد

(ب) نعت ✅

(ج) رباعی

(د) قطعہ

7. مظفر وارثی کو پرائیڈ آف پرفارمنس کب دیا گیا؟

(ا) 1985ء

(ب) 1988ء ✅

(ج) 1990ء

(د) 1995ء

StudyNotes360.com

8. مظفر وارثی کے کسی ایک شعری مجموعے کا نام کیا ہے؟

(ا) نورِ ازل ✅

(ب) بانگِ درا

(ج) ضربِ کلیم

(د) دیوانِ غالب

9. مظفر وارثی کس شہر ہجرت کر کے آئے؟

(ا) لاہور

(ب) اسلام آباد

(ج) کراچی ✅

(د) پشاور

10. مظفر وارثی نے اردو کی کس شاعری کو نئی جہت دی؟

(ا) غزل

StudyNotes360.com

(ب) حمد و نعت ✅

(ج) مرثیہ

(د) قصیدہ

✦ مرکزی خیال:

ان تمام اشعار میں مظفر وارثی نے اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت، صفات، اور وحدانیت کو بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ زمین، آسمان، ستارے، چاند، سورج، پھول، سبزہ، جانور اور حتیٰ کہ پتھر بھی اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ ہر صبح نئے رنگ اور تازگی کے ساتھ طلوع ہوتی ہے، اور پوری کائنات اللہ کی بڑائی کی صدا سے گونجتی ہے۔

شاعر انسان کو یاد دلاتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے منصبِ آدمیت اور خلافت کے ذریعے زمین پر اپنا نمائندہ بنایا ہے، تاکہ وہ انصاف قائم کرے اور اللہ کی عبادت کرے۔ شاعر اپنی عاجزی اور بندگی کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کا سر ہمیشہ اللہ کی دہلیز پر جھکا رہے اور وہ شوق و رغبت سے سجدہ کرے۔

🌸 اشعار کی تشریح:

StudyNotes360.com

❖ شعر 1:

- یہ زمین، یہ فلک، ان سے آگے تلک
- جتنی دنیائیں ہیں سب سے آگے تیری جھلک
- سب سے لیکن جدا، اے خدا! اے خدا!

تشریح:

یہ اشعار مظفر وارثی کی حمد سے لیے گئے ہیں۔ شاعر ان اشعار میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت اور وحدانیت کو بیان کر رہا ہے۔

پہلے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ یہ زمین اور یہ آسمان، بلکہ ان سے بھی آگے جتنی وسیع کائنات موجود ہے، سب اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے۔ انسان کی نظر جہاں تک پہنچ سکتی ہے اور جہاں تک نہیں پہنچ سکتی، ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار موجود ہیں۔

دوسرے مصرعے میں شاعر بیان کرتا ہے کہ کائنات کی تمام دنیاؤں میں سب سے نمایاں اللہ تعالیٰ کی ذات کی جھلک نظر آتی ہے۔ یعنی ہر چیز اس کی قدرت کی گواہی دیتی ہے۔ سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، دریا اور تمام مخلوقات اس کی عظمت کا ثبوت ہیں۔

StudyNotes360.com

تیسرے مصرعے میں شاعر واضح کرتا ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہر جگہ موجود ہیں، لیکن اس کی ذات تمام مخلوقات سے جدا اور بلند ہے۔ وہ اپنی صفات میں یکتا اور بے مثال ہے۔ کوئی بھی چیز اس کے برابر نہیں ہو سکتی۔ آخر میں شاعر محبت اور عقیدت سے اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے: "اے خدا! اے خدا!" جس سے اس کی عاجزی اور بندگی ظاہر ہوتی ہے۔

یہ اشعار اللہ تعالیٰ کی عظمت اور وحدانیت کو خوبصورت اور پُراثر انداز میں بیان کرتے ہیں۔

❖ شعر 2:

- ہر سحر پھوٹتی ہے نئے رنگ سے
- سبزہ و گل کھلیں سینۂ سنگ سے
- گونجتا ہے جہاں تیرا آہنگ سے

تشریح:

یہ اشعار مظفر وارثی کی حمد سے لیے گئے ہیں۔ شاعر ان اشعار میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور کاریگری کو بیان کر رہا ہے۔

StudyNotes360.com

پہلے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ ہر صبح ایک نئے رنگ اور نئی تازگی کے ساتھ طلوع ہوتی ہے۔ ہر دن کا آغاز ایک نئی خوبصورتی اور نئی روشنی کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر ہے کہ وہ ہر دن کو نئی شان عطا کرتا ہے۔

دوسرے مصرعے میں شاعر بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے سخت پتھروں کے سینے سے بھی سبزہ اور پھول اگ آتے ہیں۔ یعنی جہاں زندگی کا تصور بھی نہیں ہوتا، وہاں بھی اللہ تعالیٰ زندگی پیدا کر دیتا ہے۔ یہ اس کی بے مثال قدرت اور تخلیقی شان کی واضح دلیل ہے۔

تیسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ پوری کائنات اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے گونج رہی ہے۔ ہر چیز اپنی زبانِ حال سے اس کی بڑائی بیان کر رہی ہے۔ ہوا کی سرسراہٹ، پرندوں کی چہچہاہٹ اور پانی کی روانی سب اس کے آہنگ یعنی اس کی قدرت اور تعریف کی صدا ہیں۔

❖ شعر 3:

- ہر ستارے میں آباد ہے اک جہاں
- چاند سورج تیری روشنی کے نشاں
- پتھروں کو بھی تو نے عطا کی زباں

تشریح:

StudyNotes360.com

یہ اشعار مظفر وارثی کی حمد سے لیے گئے ہیں جن میں شاعر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کو بیان کر رہا ہے۔

پہلے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ آسمان کے ہر ستارے میں ایک الگ دنیا آباد ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کائنات بے حد وسیع اور حیرت انگیز ہے اور ہر ستارہ اپنی جگہ ایک مکمل نظام رکھتا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہے۔

دوسرے مصرعے میں شاعر بیان کرتا ہے کہ چاند اور سورج بھی اللہ تعالیٰ کی روشنی کی نشانیاں ہیں۔ یعنی ان کی چمک اور روشنی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ اصل نور اور طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ یہ تمام مظاہر اس کی عظمت کی گواہی دیتے ہیں۔

تیسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پتھروں کو بھی زبان عطا کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز، چاہے وہ بے جان ہی کیوں نہ ہو، اپنی حالت اور وجود سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر رہی ہے۔ ہر مخلوق اس کی قدرت کی گواہ ہے۔

❖ شعر 4:

- جانور، آدمی کر رہے ہیں کبھی
- تیری حمد و ثناء اے خدا! اے خدا!

تشریح:

یہ اشعار مظفر وارثی کی حمد سے لیے گئے ہیں۔ شاعر ان اشعار میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی ہمہ گیر حمد کو بیان کر رہا ہے۔

شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں موجود تمام جانور اور انسان اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر رہے ہیں۔ انسان تو اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتا ہے، لیکن جانور بھی اپنے انداز میں اس کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ گویا کائنات کی ہر مخلوق اپنے رب کی تعریف میں مصروف ہے۔

یہ شعر اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کا خالق اور مالک ہے، اسی لیے ہر ذی روح اس کا شکر گزار ہے۔ آخر میں شاعر محبت اور عقیدت سے اللہ تعالیٰ کو پکار کر کہتا ہے: "اے خدا! اے خدا!" جس سے اس کی عاجزی اور بندگی ظاہر ہوتی ہے۔

StudyNotes360.com

❖ شعر 5:

- سونپ کر منصبِ آدمیت مجھے
- تو نے بخشی ہے اپنی خلافت مجھے
- شوقِ سجدہ بھی کر اب عنایت مجھے

تشریح:

یہ اشعار مظفر وارثی کی حمد سے لیے گئے ہیں جن میں شاعر اللہ تعالیٰ کے حضور شکر اور دعا کے جذبات کا اظہار کرتا ہے۔

پہلے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ اے اللہ! تو نے مجھے "منصبِ آدمیت" عطا کیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ تو نے مجھے انسان بنایا، جو تیری سب سے افضل مخلوق ہے۔ انسان کو عقل، شعور، سمجھ، اختیار اور اچھے بُرے کی تمیز دی گئی ہے۔ یہی خصوصیات اسے باقی مخلوقات سے ممتاز بناتی ہیں۔ شاعر اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا ہے۔

دوسرے مصرعے میں شاعر بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی "خلافت" عطا کی ہے۔ خلافت کا مطلب ہے نمائندگی۔ قرآنِ مجید کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ یعنی انسان کو یہ ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ زمین پر اللہ کے احکامات کے مطابق زندگی گزارے، انصاف قائم کرے، نیکی کو فروغ دے اور برائی سے روکے۔ یہ ایک بہت بڑا اعزاز بھی ہے اور بڑی ذمہ داری بھی۔ شاعر اس نعمت کو یاد کر کے اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔

تیسرے مصرعے میں شاعر عاجزی سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! جب تو نے مجھے اتنا بڑا مرتبہ دیا ہے تو اب مجھے سجدہ کرنے کا شوق اور عبادت کا جذبہ بھی عطا فرما۔ یعنی صرف انسان بن جانا کافی نہیں، بلکہ سچا بندہ بننا بھی ضروری ہے۔ شاعر چاہتا ہے کہ اس کے دل میں اللہ کی محبت، خشوع و خضوع اور عبادت کی لگن پیدا ہو تاکہ وہ اپنی خلافت کی ذمہ داری صحیح طریقے سے ادا کر سکے۔

StudyNotes360.com

ان اشعار میں شاعر نے انسان کی عظمت، اس کی ذمہ داری اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی و دعا کو نہایت خوبصورت اور پراثر انداز میں بیان کیا ہے۔ یہ اشعار ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ انسان ہونا ایک اعزاز ہے اور اس کے ساتھ عبادت اور اطاعت بھی ضروری ہے۔

❖ شعر 6:

- خم رہے میرا سر، تیری دہلیز پر
- ہے یہی التجا، اے خدا! اے خدا!

تشریح:

یہ اشعار مظفر وارثی کی حمد کے آخری اشعار میں سے ہیں جن میں شاعر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی عاجزی اور بندگی کا اظہار کرتا ہے۔

پہلے مصرعے میں شاعر دعا کرتا ہے کہ میرا سر ہمیشہ تیری دہلیز پر جھکا رہے۔ "سر کا خم رہنا" عاجزی، انکساری اور مکمل اطاعت کی علامت ہے۔ جبکہ "دہلیز" سے مراد اللہ تعالیٰ کا دربار ہے۔ شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ کے سامنے جھکا رہے، اس کی فرمانبرداری کرے اور کبھی غرور و تکبر میں مبتلا نہ ہو۔

StudyNotes360.com

دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ اے اللہ! میری بس یہی ایک دعا اور خواہش ہے۔ وہ دنیاوی دولت، شہرت یا مقام نہیں مانگتا بلکہ صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ کا سچا اور عاجز بندہ بنا رہے۔ "اے خدا! اے خدا!" کہہ کر وہ اپنی محبت، عقیدت اور نیازمندی کا اظہار کرتا ہے۔

ان اشعار میں شاعر نے نہایت خوبصورت انداز میں بندگی، عاجزی اور اللہ تعالیٰ سے وابستگی کا اظہار کیا ہے۔ یہ اشعار ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ انسان کی اصل کامیابی اللہ کے سامنے جھکنے اور اس کی اطاعت میں ہے۔

✦ مشقی مختصر سوالات:

1. شاعر کے نزدیک ہر سحر کس رنگ میں پھوٹتی ہے؟

جواب:

شاعر کے نزدیک ہر سحر نئے رنگ میں پھوٹتی ہے۔ ہر صبح اللہ تعالیٰ کی قدرت کی تازگی اور حسن کے ساتھ طلوع ہوتی ہے، جو کائنات میں نئی روشنی اور زندگی لے کر آتی ہے۔ یہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ اللہ کی تخلیق ہر روز نئی اور خوبصورت ہے۔

2. یہ جہاں ہر دم کس کے دم سے گونجتا ہے؟

جواب:

StudyNotes360.com

یہ جہاں ہر دم اللہ تعالیٰ کے آہنگ یا دم سے گونجتا ہے۔ شاعر کے مطابق کائنات کی ہر چیز—چاند، سورج، ستارے، ہوا، پانی، درخت اور پہاڑ—اللہ تعالیٰ کی عظمت اور حمد کی صدا پیش کرتے ہیں۔

3. حیوانات و جمادات کس کی حمد و ثنا کرتے ہیں؟

جواب:

حیوانات (جانور) اور جمادات (زمین، پتھر، پانی وغیرہ) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ شاعر اس سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ کائنات کی ہر چیز، چاہے جاندار ہو یا بے جان، اللہ تعالیٰ کی عظمت کی گواہی دیتی ہے اور اس کے کمالات کو ظاہر کرتی ہے۔

StudyNotes360.com

4. اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کا منصب کسے عطا کیا ہے؟

جواب:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنی خلافت کا منصب عطا کیا ہے۔ یعنی انسان کو زمین پر اللہ کا نمائندہ بنایا گیا تاکہ وہ عدل و انصاف قائم کرے، نیکی کو فروغ دے اور برائی سے روکے۔ انسان عقل و شعور اور اختیار کا حامل ہونے کی وجہ سے باقی مخلوقات میں ممتاز ہے۔

5. شاعر باری تعالیٰ سے شوقِ سجدہ کا طلب گار کیوں ہے؟

جواب:

شاعر اللہ تعالیٰ سے شوقِ سجدہ اس لیے طلب کر رہا ہے تاکہ وہ اللہ کے سامنے عاجزی، خشوع اور سچی بندگی ادا کر سکے۔ انسان ہونے کے منصب اور خلافت کی ذمہ داری صرف اسی وقت صحیح معنوں میں ادا ہوتی ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت میں دل سے مصروف ہو۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© **2026 Muhammad Asghar**. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.